

بے مے کسے سب سے طاقت آشوب آگہی

کھینچا ہے عجز حوصلہ نے خط ایانغ کا

بلبل کے کاروبار پہ ہیں، خندہ ہائے گل

کہتے ہیں جس کو عشق، خلل ہے دماغ کا

تازہ نہیں ہے، نشہ فکرِ سُخن مجھے

نریا کی قدیم ہوں دودِ چراغ کا

سوار بندِ عشق سے آزاد ہم ہوئے

پر کیا کریں، کہ دل ہی عدو ہے فراغ کا

بے خون دل ہے چشم میں موجِ نگہ غبار

یہ مے کدہ خراب ہے، نئے کے سراغ کا

باغِ شگفتہ تیرا، بساطِ نشاطِ دل

ابرِ بہار، خم کدہ کس کے دماغ کا

سبزہ اور پھول موجود ہیں۔ نمو کی

فراوانی سے روشوں کی یہ حالت

ہو گئی کہ پاؤں دھرنے کو جگہ نہیں

ملتی اور خالی جگہیں اس درجہ محدود

ہو گئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ

روشنیں نہیں، بلکہ دارِ غلالہ کے

چراغوں کے لیے قدرت نے بتیوں

کا انتظام کر دیا ہے۔

روش بالکل تنگ ہو تو چراغ

کی بتی سے اس کی تشبیہ نہایت موزوں

اور بالکل اچھوتی ہے۔ صاف ظاہر

ہوتا ہے کہ اس تنگ اور محدود جگہ

میں بھی جوشِ نمو پایا جاتا ہے جس

طرح بتی شعلے کی بدولت روشنی کا

سروسامان کرتی ہے۔

شعر آمدِ بہار، پھولوں کی

کثرت، رنگ و بو کی فراوانی اور

نمو کی بہتات کی ایک عمدہ تصویر ہے

۲۔ لغات : آشوب : فتنہ، ہنگامہ، طوفان، جوش و خروش۔

آگہی : شعور، واقفیت، ہوشیاری، علم

ایانغ : شراب کا پیالہ، خط سے مراد وہ خطوط ہیں، جو شراب کی مقدار جانچنے

کے لیے پیالے میں لگا دیئے جاتے تھے اور آج کل بھی یہ پیمانہ میکروں اور دو اخانوں

میں استعمال ہوتا ہے۔